بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

٩ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَبَرِسْتَانَ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ - قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَلَقِيتُ الطَّبَرِيَّ مُحَمَّداً بَعْدَ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي - قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ الْمُغْرَمُ إِذَا تَدَيَّنَ أَوِ اسْتَدَانَ فِي حَقٍّ - الْوَهْمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ - أُجِّلَ سَنَةً فَإِنِ اتَّسَعَ وَإِلَّا قَضَى عَنْهُ الْإِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

٩۔ راوی معاویہ بن الحکیم کہتا ہے۔ میں نے ملاقات کی ایک مرد طبرستانی سے جسے محمد کہتے تھے اس نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر غیر باطل امور میں کوئی مقروض ہے یا اس سے قرض طلب کیا گیا (تدین و استدان میں شک کا تعلق معاویہ سے ہے کہ اس نے ان دو لفظوں میں کون لفظ سنا تھا) تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر اس مدت میں وہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو خود دے۔ ورنہ امام یہ قرضہ بیت المال سے چکائے گا۔

ایک سو چاروال باب

تمام روئے زمین کا مالک امام ہے

(بَابٌ) ۱۰۴

أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام «إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثَنَا اللَّهُ الْأَرْضَ وَنَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَالْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا، فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَلْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا وَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا، يُؤَدِّي خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ، فَيَحْوِيَهَا وَيَمْنَعَهَا وَ يُخْرِجَهُمْ مِنْهَا، كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ مَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ.

١۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ میں حضرت علیؑ کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں

میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنایا ہے ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے۔ مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے۔ تو اس کو چاہیئے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج (ٹیکس و لگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیئے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اس کو تباہ و برباد کر دے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر ازسرِ نو اسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیئے کہ میرے اہلبیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے اور باقی وہ کھائے یہاں تک کہ قائم آل محمدؑ جہاد بالسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور مشرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو املاک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی ان کو انہی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ : الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لِلهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا ، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيُؤَدِّ حَقَّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلْيَبَرَّ إِخْوَانَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ بُرَآءُ مِنْهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا۔ دنیا و ما فیہا اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے پس جو کسی حصہ زمین پر غالب ہو اس کو چاہیئے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اور اس کا رسولؐ اور ہم اس سے الگ ہیں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : رَأَيْتُ مِسْمَعًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام تِلْكَ السَّنَةَ مَالاً (١) فَرَدَّهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ : إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنِ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَدْ جِئْتُكَ بِخُمْسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَأَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَهِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا ، فَقَالَ : أَوَمَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا إِلَّا الْخُمُسُ ؟ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا ، فَقُلْتُ لَهُ : وَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا سَيَّارٍ ! قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَأَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ ، وَكُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ (٢) مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَأَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا ،

فَيَأْخُذُ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَيُخْرِجُهُمْ صَغَرَةً قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ : فَقَالَ لِي أَبُو سَيَّارٍ : مَا أَرَى أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ الضِّيَاعِ وَلَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالَ يَأْكُلُ حَلَالاً غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذٰلِكَ .

۳۔ عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے مسمع کو مدینہ میں کہتے سُنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے گیا آپؑ نے اسے رَد کر دیا۔ میں نے پوچھا کیوں رَد کیا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میں بحرین میں غوطہ خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا خمس اسّی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو بُرا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکوں اور روگردانی کروں۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق بس خمس ہی ہے اے ابوسیار تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔

جو کچھ ان زمینوں سے پیدا ہو وہ سب ہمارے لئے ہے میں نے کہا میں کل مال حاضر کر دوں۔ فرمایا۔ اے ابوسیّار ہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو ذلت سے باہر کر دیں گے عمرو بن یزید کہتا ہے ابوسیار نے کہا۔ میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے حاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئمہ نے حلال کر دیا ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَمَا عَلَى الْإِمَامِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَحَلْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لِلْإِمَامِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَدْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ ، جَائِزٌ لَهُ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ ، إِنَّ الْإِمَامَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! لَا يَبِيتُ لَيْلَةً أَبَداً وَلِلّٰهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ عَنْهُ .

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا امام پر بھی زکوٰۃ ہے فرمایا۔ اے ابومحمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امام کی ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا دے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابومحمد! امام نہیں گزارتا کوئی ایسی رات کہ اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا لَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ ؟ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ جَبْرَئِيلَ

عليه السلام وأَمَرَهُ أَنْ يَخْرِقَ بِإِبْهامِهِ ثَمانِيَةَ أَنْهارٍ فِي الْأَرْضِ ، مِنْها سَيْحانُ وَ جَيْحانُ وَ هُوَ نَهْرُ بَلْخٍ وَالْخشوع وَهُوَ نَهْرُ الشّاشِ[1] وَ مِهْرانُ وَهُوَ نَهْرُ الْهِنْدِ وَنيلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَالْفُراتُ ، فَما سَقَتْ أَوِ اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنا وَما كانَ لَنا فَهُوَ لِشيعَتِنا وَلَيْسَ لِعَدُوِّنا مِنْهُ شَيْءٌ إِلّا ما غَصَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّ وَلِيَّنا لَفي أَوْسَعَ فيما بَيْنَ ذِهْ إِلىٰ ذِهْ -يَعْني بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ- ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ : «قُلْ هِيَ لِلَّذينَ آمَنُوا فِي الْحَياةِ الدُّنْيا (الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْها) خالِصَةً (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيامَةِ»[2] بِلا غَصْبٍ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے۔ فرمایا۔ اللہ نے جبرئیل کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر آٹھ نہریں بہادیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سیحان جیحان یہ بلخ میں ہیں خشوع یہ دریا برف پوش ہے مہران (دریائے سندھ) گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے، پس وہ پانی ہمارا ہے اور جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں۔ مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور اس کے درمیان ہے یعنی مابین زمین و آسمان، پھر یہ آیت پڑھی۔ ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لائے ہیں اور ان کا حق چھینا گیا ہے) روز قیامت دنیا سب خاص ان کا ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيّانِ قالَ : كَتَبْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام : جُعِلْتُ فِداكَ رُوِيَ لَنا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيا إِلَّا الْخُمْسُ ، فَجاءَ الْجَوابُ : أَنَّ الدُّنْيا وَما عَلَيْها لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

۶۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا۔ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسولؐ کا اور کوئی حق نہیں حضرت امامؑ نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول اللہؐ کا ہے

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَأَقْطَعَهُ الدُّنْيا قَطيعَةً ، فَما كانَ لِآدَمَ عليه السلام فَلِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَما كانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام .

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنا دیا۔ پس جو کچھ آدم کے لیے تھا وہ سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے وہ سب آئمہ آل محمدؐ کے لئے ہے۔

۸ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام كَرَىٰ بِرِجْلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ وَلِسَانُ الْمَاءِ يَتْبَعُهُ: الْفُرَاتَ وَدِجْلَةَ وَنِيلَ مِصْرَ وَمِهْرَانَ وَنَهْرَ بَلْخَ فَمَا سَقَتْ أَوْ سُقِيَ مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ وَالْبَحْرُ الْمُطِيفُ بِالدُّنْيَا [لِلْإِمَامِ].

٭ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمْ يَكُنِ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ يَعْدِلُ بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ شَيْئاً وَكَانَ لَا يَغِبُّ إِتْيَانَهُ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ أَحَدَ رِجَالِ هِشَامٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مُلَاحَاةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِمَامَةِ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ: الدُّنْيَا كُلُّهَا لِلْإِمَامِ عليه السلام عَلَىٰ جِهَةِ الْمِلْكِ وَأَنَّهُ أَوْلَىٰ بِهَا مِنَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ: [لَيْسَ] كَذٰلِكَ، أَمْلَاكُ النَّاسِ لَهُمْ إِلَّا مَا حَكَمَ اللهُ بِهِ لِلْإِمَامِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْخُمُسِ وَالْمَغْنَمِ فَذٰلِكَ لَهُ وَ ذٰلِكَ أَيْضاً قَدْ بَيَّنَ اللهُ لِلْإِمَامِ أَيْنَ يَضَعُهُ؟ وَ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟ فَتَرَاضَيَا بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَارَا إِلَيْهِ، فَحَكَمَ هِشَامٌ لِأَبِي مَالِكٍ عَلَى ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ فَغَضِبَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ هَجَرَ هِشَاماً بَعْدَ ذٰلِكَ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین پر جبرئیل نے پانچ دریا پیدا کیے، جن سے فرات و دجلہ و نیل و مہران و نہر بلخ پھوٹ نکلے، پس یہ سب اور جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں امام کے لئے ہے اور وہ سمندر جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے۔

سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہشام ابن الحکم کی برابر کسی کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطع تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابو مالک حضرمی ہشام کا خاص آدمی تھا اس کے اور ابی عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن ابی عمیر کہتا تھا کہ روئے زمین کی ہر شے ملک امام ہے وہ ان سب سے اولیٰ ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابو مالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جو مالک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لئے دیا ہے۔ جیسے مال فئے، خمس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے کہ ہشام سے دریافت کریں چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے۔ ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی، اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بعد ملنا جلنا ترک کر دیا۔